بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاتحہ پیشاب سے لکھنا!

مقدمہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

برادرانِ اسلام! دین اسلام دین فطرت ہے، مکمل ضابطہ حیات ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے وضع کیے گئے احکامات نہایت ہی صاف اور انصاف پر مبنی ہیں. اگر اللہ تعالیٰ کا نازل کیا گیا قانون دنیا کے اندر نافذ کیا جائے تو ساری دنیا امن کا گہوارہ بن سکتی ہے. اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے اور وہ اس کی فطرت، عادت ومزاج سے بخوبی واقف ہے کیوں کہ ہمارا رب خالق ہونے کے ساتھ خبیر (خبر رکھنے والا)، بصیر (دیکھنے والا)، علیم (علم رکھنے والا)، حکیم (حکمت والا) بھی ہے. اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں، بے نیاز ہے، ربوبیت، الوہیت اور اسماء وصفات میں اللہ کا کوئی برابر وشریک نہیں بلکہ وہ بے مثال ذات ہے. اللہ کی واحدنیت پر ایمان لائے بغیر انسان کفر وشرک کے اندھیروں میں بھٹکا رہتا ہے. قرآن کو اگر غور سے پڑھا جائے تو ہمیں توحید خالص کی دعوت نظر آئے گی کیوں کہ عقیدہ توحید ہی وہ بنیادی چیز ہے جس پر ایمان لانے والوں کو مومن وموحد قرار دیا گیا ہے جبکہ انکار کرنے والوں کو کافر ومشرک کہا گیا ہے.

دین اسلام قرآن وسنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہے. یہ دونوں ایسی چیزیں ہیں جن پر عمل کر کے امت اختلافات، تفرقہ، گمراہی وبے راہی سے بچ سکتی ہے. اسی لئے رب جلال کا ارشاد مبارک ہے:

وَاعْتَصِمُواْ بِحَبْلِ اللّهِ جَمِيعاً وَلاَ تَفَرَّقُواْ(آل عمران ، ۱۰۳)

''اور اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو اور فرقوں میں مت بھٹکو!''

یقیناً اللہ کی رسی قرآن ہے جب ہم اللہ رب العزت کے کلام کو سینے سے لگائیں گے اور غور وتدبر سے پڑھیں گے تو ہمیں یہ حکم بھی ملے گا:

مَّنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّه(النساء، ۸۰)

''جس نے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کی پس اس نے اللہ کی اطاعت کی''

پس ثابت ہوا کہ قرآن کے ساتھ ساتھ احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا بھی ایمان کا جزء ہے اس کے بغیر ایمان نامکمل ہے کیوں کہ قرآن ہی کا یہ فیصلہ ہے کہ ہم اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اوپر لازم کریں. ہمارے پیارے اور آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبین ہیں ان کے بعد کوئی نبی نہیں، اگر کوئی نبوت کا دعویٰ کرے تو وہ کذاب، مفتری، دجال اور کافر ہے. اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت آخری شریعت ہے اس کے بعد کوئی نئی شریعت نافذ نہیں ہوسکتی. جو بھی احکام نبی کریم صلی اللہ وعلیہ وسلم نے ہمیں عملی طور پر سیکھائے ہیں وہ ہمارے لئے کافی ہیں کیوں کہ دین اسلام مکمل ہو چکا ہے اور یہ اعلان قرآن چودہ

سوسال پہلے کر چکا ہے:

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الإِسْلاَمَ(المائدة ،٣)

"آج میں نے تمہارے لئے دین کامل کر دیا اور تمہارے اوپر بھرپور انعام کیا اور تمہارے لئے اسلام پسند کیا"

میرے محترم مسلمان بھائیو! قرآن نے ختمی فیصلہ کر دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے دین اسلام کو پایہ تکمیل تک پہنچا دیا ہے اب دین کے اندر مزید ترمیم وزیادتی وبیشی کی ضرورت نہیں ہمیں اگر کامیابی وکامرانی مقصود ومطلوب ہے تو ہمیں اتباع کتاب اللہ وسنت رسولہ کو اپنے اوپر لازم کرنا ہوگا. کتاب اللہ ہمیں مخاطب کر کے کہتا ہے:

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا (الحشر،٧)

"اور تمہیں جو چیز رسول دے لےلو اور جس چیز سے روکے رکو"

اب سنئے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کس چیز کو مضبوطی سے تھامنے کا حکم دیا ہے؟:

"میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر چلا ہوں تم گمراہ نہیں ہوگے جب تک مضبوطی سے ان کو پکڑے رکھو گے یعنی کتاب اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی سنت." (بیھقی، موطا امام مالک ٢/ ٨٩٩ ،مشکوۃ)

اور کس چیز سے ہمیں ڈرایا ہے؟:

"دین کے اندر تمام پیدا کی ہوئی چیزوں سے بچو کیونکہ ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے." (ابوداود/ ترمذی)

"جس نے کوئی ایسا کام کیا جو دین میں نہیں ہے وہ کام اللہ کے ہاں مردود ہے. (بخاری ومسلم نے اسے روایت کیا ہے)

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ قرآن وحدیث پر آج سے عمل کرنا شروع کریں کیوں کہ موت کے بعد جب ہمیں قبر میں دفن کیا جائے گا تو ہم منکر ونکیر کے سوالات کے جوابات صرف اس صورت میں دے سکتے ہیں جب ہم نے عملی طور پر قرآن وحدیث پر عمل کیا ہوگا. قبر میں ہم سے یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ تم کس مسلک پر تھے؟ تم حنفی تھے، شافعی تھے، مالکی تھے، حنبلی تھے یا غیر مقلد تھے بلکہ ہم سے اللہ تعالیٰ کی واحدنیت، دین اسلامی سے آگاہی واس پر عمل اور اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پوچھا جائے گا. لہٰذا اے راہ حق کے متلاشی!!! قرآن وسنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو اپنے لئے دستور العمل بنا!!! اللہ کی قسم! کامیابی وکامرانی تیرے قدم چھوئے گی.

آپ لوگوں کا دینی بھائی

سید اعجاز علی شاہ

syedejaz2005@hotmail.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قارئین! آج مسلمان دینی ودنیاوی، معاشی وسیاسی، دفاعی وعسکری، تعلیمی وفکری طور پر نہایت کمزور ہیں، ہر جگہ مسلمانوں کوظلم وزیادتی کا نشانہ بنایا جارہا ہے. غیر مسلم قوتوں نے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ایک نہ ختم ہونے والی جنگ شروع کررکھی ہے. مسلمان غفلت ومستی کا شکار ہیں. انہوں نے قرآن وحدیث کی تعلیمات کوپس پشت ڈال دیا ہے. دعویٰ تو یہ ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے ہیں لیکن عملی صورت حال یہ ہے کہ قرآن و حدیث کواپنے لئے ناکافی سمجھتے ہیں، بلکہ صحیح احادیث کاکھل کرانکارکرتے ہیں حیلیں والٹی تاویلیں کرکے قرآن واحادیث میں تحریفات کرکے اپنے مسلک کادفاع کرناان کاپسندیدہ مشغلہ ہے. دراصل مسئلہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَاباً مِّن دُونِ اللّهِ کے مصداق امت محمدیہؐ نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ بزرگوں، ولیوں، مشائخ، درویشوں اوراماموں کواپنے لئے پیشوااورقابل اطاعت سمجھنا شروع کیا ہے، بلکہ عملی زندگی میں بھی کتاب اللہ وسنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے منہ موڑلیا ہے جس کاخمیازہ آج ہم بدعت کی صورت میں بھگت رہے ہیں. بدعت ایسی بیماری ہے جس کاعلاج بھی نہایت مشکل ہے کیوں کہ جب مریض اپنی بیماری کی تشخیص ہی سے بےخبر ہوتواس کاعلاج کہاں سے ڈھونڈے گا. درحقیقت بدعتی گناہ کو گناہ نہیں سمجھتا بلکہ وہ خالص کارثواب سمجھ کربدعت کی راہ پر چلتا ہے. نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ سنت سے اسے دشمنی ہوجاتی ہے یہی سبب ہے کہ اہل بدعت ہی اہل سنت کے دشمن ہوتے ہیں.

موجودہ دور میں تقلید جامد کی وجہ سے امت ٹکڑے کاشکار ہوگئی ہے اورآج مسلمان کسی بھی حتمی نتیجہ پر فیصلہ کیے بغیر ایک پلیٹ فارم پر جمع نہیں ہوسکتے کیوں کہ تقلید ضد ہے تحقیق کی اورمقلد دلیل کے بغیر ہربات کواپنے لئے قابل عمل سمجھتا ہے. اگر بالفرض کوئی بات شریعت کے خلاف بھی ہوتو تقلید کا تقاضا یہ ہوتا ہے کہ آنکھیں بندکرکے اوراندھی تقلید کواختیار کرکے مقلداس پرعمل کرے. یہی وجہ ہے کہ ہمارے ملک پاکستان میں لوگ نفاذ شریعت کے معاملے میں سنجیدگی کواختیار نہیں کرتے. اس کی ایک اہم وجہ یہ بھی ہے کہ اسلام کے نام پرایسی ایسی باتوں کودین کے اندرداخل کیا گیا ہے جن کودیکھ کرایک عام (جاہل) مسلمان دین اسلام سے متنفر ہوجاتا ہے کیوں کہ اس کی مثال کنویں کی اس مینڈک کی ہے جواپنے کنویں ہی کوصرف وسیع دنیا سمجھتا ہے. ایک عام مسلمان جب دین کے نام سے گھڑی ہوئی قابل نفرت وناقابل عمل باتوں کودیکھتا ہے اوراس پرغورکرتا ہے تواس کے دل میں طرح طرح کے سوالات گردش کرتے ہیں کہ کیا اسلام اسی کانام ہے؟؟

افسوس سے کہنا پڑرہا ہے کہ ہمارے ملکوں میں فقہ کے نام پراسلام کے ساتھ استہزاء کیا جارہا ہے جس کی وجہ سے لوگوں کے دلوں ودماغوں میں اسلام کاغلط تصورقائم ہورہا ہے. ہم لوگ جتنے قرآن وحدیث کی پاک تعلیمات سے روگردانی کریں گے بدعتیں ہمارے اندرخودبخودرائج ہوتی جائیں گی کیوں کہ جب روشنی چلی جاتی ہے تواندھیرے خودبخودچھاجاتے ہیں. اے کاش! ہم نے اسلام کی اصل تعلیمات کواپنی زندگیوں کے اندرمروج کیا ہوتا!!

چندسال پہلے ماہنامہ ضرب حق اخبارکراچی نے ایک اہم مسئلہ عوام الناس میں اجاگرکیا. مسلک دیوبند سے تعلق رکھنے والے مفتی تقی عثمانی صاحب نے اپنے فقہی مقالات جلد۴ میں یہ فتویٰ صادرکیا کہ سورۃ الفاتحہ کواگربطورعلاج پیشاب کے ساتھ لکھا جائے تو شفاء حاصل کرنے کیلئے جائز ہے. قرآن کی پاک آیات کوپیشاب سے لکھنا یہ ایسی کفریہ بات ہے جس کی جسارت آج تک غیر مسلموں کوشاید نہیں ہوئی لیکن نام نہادمفتیوں نے اسلام کا لبادہ اوڑھ کراسلام اورمسلمانوں کوبدنام کرنے کی ناپاک سازشیں شروع کررکھی ہیں. مفتی صاحب کوکیا صلہ ملا میں آپ لوگوں کی خدمت میں ضرب حق اخبارکے اصل صفحات کوپیش کررہا ہوں (یہاں پرکلک کرکے دیکھئے) آپ لوگ ٹھنڈے دماغ سے پڑھئے اورسوچئے کہ ہمارے مقلدحضرات نے دین اسلام کوکیا دیا؟

میں سمجھتا ہوں کہ مفتی صاحب نے تقلید کی عمدہ مثال ہمارے سامنے پیش کی ہے کیوں کہ مقلد جاہل ہوتا ہے اوراسے تحقیق کی ضرورت نہیں پڑتی

اوراس کافتویٰ بھی ناجائز ہے۔اسی لئے امام ابن القیمؒ لکھتے ہیں:

"انه لا یجوز الفتویٰ بالتقلید لانه لیس بعلمو الفتویٰ بغیر علم حرام". (اعلام الموقعین ،جلد ۱ ،ص ۴۵)

''تقلید کےساتھ فتویٰ جاری کرنا حرام ہے کیونکہ تقلید جہالت کا نام ہے۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام اشیاء کے استعمال کو منع قرار دیا ہے لیکن ہمارے مقلد مفتی صاحب جائز قرار دے رہے ہیں۔مفتی صاحب نے یہ باتیں فقہ حنفیہ سے نقل کی ہیں۔میں نے خود شامی جلد اول کے اندر یہ عبارت پڑھی ہیں کہ پیشاب سے اگر کوئی شفاء حاصل کرنے کیلئے اپنے ماتھے پر سورۃ الفاتحہ لکھے تو یہ جائز ہے۔ردالمختار علی درالمختار جو شامی کے نام سے مشہور ہے ٹائٹل پیج پر یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ " فی فقه مذهب الامام ابی حنیفة النعمان" (یہاں پر کلک کر کے دیکھیں) اس کتاب کی سند بھی جناب مصنف نے الی واحد القهار یعنی اللہ تک بیان کی ہے۔اب بتایئے جس کتاب کی سند اللہ تک ہو اس کی بات کوئی غلط تسلیم کرے گا۔(شامی پر میں الگ سے تفصیلی مضمون لکھ رہا ہوں جس میں شامی کے اصل اوراق بھی پیش کیے جائیں گے۔ انشاءاللہ)

قارئین کی خدمت میں میں شامی کے وہ اصل صفحہ بھی پیش کرتا ہوں (یہاں پر کلک کر کے دیکھیں) جس میں یہ بات نہایت واضح انداز میں لکھی گئی ہے کہ پیشاب کے ساتھ سورۃ الفاتحہ لکھنا جائز ہے۔چنانچہ شامی جلد اول میں صفحہ نمبر ۲۱۰ پر ہے:

"لو رعف فکتب الفاتحة بالدم علی جبهته و انفه جاز للاستشفاء ، وبالبول ایضا ان علم فیه شفاء لا باس به"

''اگر نکسیر پھوٹے اور فاتحہ کو خون کے ساتھ اپنے ماتھے اور ناک پر شفاء حاصل کرنے کے لئے لکھا تو یہ جائز ہے،اسی طرح پیشاب کے ساتھ بھی (نعوذ باللہ) اگر یہ معلوم ہو کہ اس میں شفاء ہے تو کوئی حرج نہیں۔''

یادرہے کہ فتاویٰ قاضی خان میں بھی یہ بات لکھی گئی ہے چنانچہ قاضی خان ۴: ۷۸۰ کتاب الحظر میں ہے:

"والذی رعف فلا یرقا دمه فاراد ان یکتب بدمه علی جبهته شیئا من القرآن قال ابوبکر الاسکاف یجوز قیل لو بالبول قال لو کان فیه شفاء لاباس به ."

وہ شخص جس کی نکسیر پھوٹ پڑے اور خون نہ رکے تو یہ ارادہ کیا کہ اپنے ماتھے پر قرآن میں سے کچھ (آیات) لکھے،ابوبکر نے کہا کہ جائز ہے ،پوچھا گیا پیشاب سے بھی کہا اگر اس میں شفاء ہو تو کوئی حرج نہیں''۔

اور مفتی تقی عثمانی صاحب نے جہاں سے جائز ہونے کا فتویٰ حاصل کیا ہے وہ بحرالرائق کتاب ہے۔چنانچہ مقلد مفتی صاحب جام تقلید نوش کر کے اپنے فقہی مقالات میں جلد ۴ میں صفحہ ۱۴۴ تا ۱۴۷ تقلید پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کر کے لکھتے ہیں:

(اکثر مشائخ حنفیہ کا فتویٰ اور ان کے دلائل:

لیکن اکثر مشائخ حنفیہ نے حرام سے علاج کرنے کے جواز کا فتویٰ دیا ہے،بشرطیکہ ماہر معالج یہ بتائے کہ اس مریض کے لئے اس کے علاوہ کوئی اور دوا نہیں ہے،چنانچہ علامہ ابن نجیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"وقد وقع الاختلاف بین مشایخنا فی التداوی بالمحرم ، ففی النهایة عن الذخیرة : الاستشفاء بالحرام یجوز اذا علم ان فیه شفاء ولم یعلم دواء آخر اه وفی فتاوی قاضیخان معزیا الی نصر بن سلام:معنی قول علیه السلام : ان الله لم یجعل شفاء کم فیما حرم علیکم ، انما قال ذلک فی الاشیاء التی لا یکون فیهاشفاء فاما اذا کان فیها شفاء فلا باس به ، الا تری ان العطشان یحل له شرب الخمر للضرورة اه وکذا اختار صاحب الهدایة فی التجنیس فقال : اذا سال الدم من انف

انسان یکتب فاتحة الکتاب بالدم علی جبهته انفه یجوز ذلک للاستشفاء المعالجة ولو کتب بالبول ان علم ان فیه شفاء لا باس بذلک لکنه لم ینقل ، وھذا لان الحرمة ساقطة عند الاستشفاء ،الا تری ان العطشان یجوز له شرب الخمر والجائع یحل له اکل المیتتة ا ھ"

(البحر الرائق ،ج ا ، ص ۱۱٦)

''یعنی ہمارے مشائخ کے درمیان ''تداوی بالمحرم'' کے مسئلے میں اختلاف واقع ہوا ہے، چنانچہ ''نہایۃ'' میں ''ذخیرۃ'' سے یہ منقول ہے کہ حرام سے شفاء حاصل کرنا جائز ہے جب یہ معلوم ہو کہ اس کے اندر شفاء ہے اور کسی دوسری دواء کے بارے میں علم نہ ہو. فتاویٰ قاضی خان میں نصر بن سلام کی طرف یہ قول منسوب ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد:

'' ان اللہ لم یجعل شفاء کم فیما حرم علیکم"

''اللہ تعالیٰ نے تمہاری شفاء ان چیزوں میں نہیں رکھی جو چیزیں تم پر حرام کی گئی ہیں''.

ان اشیاء کے بارے میں ہے کہ جن میں شفاء نہیں ہے، لیکن اگر کسی چیز میں شفاء ہے تو اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں، کیا آپ کو معلوم نہیں کہ پیاسے انسان کے لئے ضرورت کے وقت شراب پینا حلال ہے. اسی طرح صاحب ہدایۃ نے ''تجنیس'' میں اسی کو اختیار فرمایا ہے، چنانچہ فرمایا کہ اگر کسی انسان کی ناک سے خون بہہ پڑے اور وہ اس خون سے اپنی ناک اور پیشانی پر سورۃ الفاتحہ لکھے تو شفاء کے حصول کے لئے بطور علاج ایسا کرنا جائز ہے، اور اگر پیشاب سے لکھے اور اس کو یہ معلوم ہو کہ اس کے اندر میرے لئے شفاء ہے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں، لیکن یہ بات منقول نہیں. وجہ اس کی یہ ہے کہ شفاء کے حصول کے وقت حرمت ساقط ہو جاتی ہے، کیا آپ کو معلوم نہیں کہ (ضرورت کے وقت) پیاسے انسان کے لئے شراب پینا اور بھوکے انسان کے لئے مردار کا کھانا جائز ہے.''

اوپر کی تفصیل کا خلاصہ یہ ہے کہ مشائخ حنفیہ نے تداوی بالمحرم کے جواز میں امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر فتوی دیا ہے جبکہ طبیب کو اس بیماری کے لئے کوئی دوسری دوا معلوم نہ ہو، البتہ یہ بات مجھے کہیں نہیں ملی کہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے جواز کے قول میں اس بات کو شرط قرار دیا ہے کہ طبیب کو اس مرض کے لئے دوسری دوا کا علم نہ ہو یا شرط قرار نہیں دیا؟ امام سرخسی اور علامہ ابن نجیم رحمۃ اللہ علیہما کی نقل کردہ عبارات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک کسی شرط کے بغیر مطلق تداوی بالمحرم جائز ہے، لیکن مشائخ حنفیہ نے ان کے قول کو صرف خاص صورت میں اختیار کیا ہے، وہ یہ کہ طبیب کو جب اس مرض کے لئے کسی دوسری حلال دوا کا علم نہ ہو.)

یہ عبارت میں نے ضرب حق اخبار سے نقل کی ہے. اخبار نے ثبوت کے لئے اصل صفحات کو پیش کر کے نہایت محققانہ انداز اختیار کیا ہے. بعد میں ضرب حق نے یہ بات بھی شائع کی ہے کہ مفتی تقی عثمانی صاحب نے مذکورۃ بالا عبارت کو اپنی کتاب سے خارج کرنے کا فیصلہ کیا ہے، یہ یقیناً بہت اچھا اور لائق تحسین کارنامہ ہے اگر اسی طرح فقہ کے نام پر باقی خرافات کو بھی نکالا جائے تو کتنا اچھا ہوگا. افسوس کی بات یہ ہے کہ حدیث کو نقل کرنے کے باوجود فتویٰ امام ابو یوسفؒ کے قول پر دیا جا رہا ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ایک چیز کو حرام قرار دے دیا ہے تو جناب ایک امتی اس کو حلال کر رہے ہیں. بالکل اسی طرح احناف نے شراب کے سرکہ کو بھی حلال کیا ہے جبکہ صحیح حدیث میں صراحتاً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے. بہشتی زیور مدلل میں ہے:

''تاڑی اور شراب کے سرکہ کا کھانا درست ہے''. (بہشتی زیور مدلل از اشرف علی تھانوی، مسئلہ۳، باب نشہ کی چیزوں کا بیان، حصہ سوم، صفحہ ۲۷۷)

جبکہ صحیح مسلم کی حدیث کی روشنی میں واضح طور پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے سرکہ سے منع فرمایا ہے. دیکھئے **صحیح مسلم، باب تحریم تخلیل الخمر ، رقم حدیث ۱۹۸۳**

بریلوی حضرات کے امام احمد رضا خان صاحب نے بھی یہی فتویٰ جاری کیا تھا کہ پیشاب سے قرآن لکھنا بطور شفاء جائز ہے. فتاویٰ رضویہ میں جلد۲۳ کے اندر اس پر بیان موجود ہے. انہوں نے بھی قاضی خان کا فتویٰ نقل کیا ہے. ضرب حق اخبار کی طرف سے احمد رضا خان صاحب کے فتاویٰ رضویہ کا مکمل عکس دکھایا گیا ہے. (یہاں پر کلک کر کے دیکھیں)

مقلدین حضرات کیلئے یہ بہت بڑا چیلنج ہے جو اپنی فقہ کو فقہ حنفی کا نام دے کر غیر مقلدین پر طرح طرح کے الزامات اور طعن و تشنیع کرتے ہیں. اب مقلدین حضرات بتائیں کیا ہم ایسی باتوں کو مانیں جن پر عمل کر کے ہم قرآن کے گستاخ ہو جائیں. اسی قرآن کی جب ذلیل امریکی فوجی بے حرمتی کریں تو پھر سارا ملک ہڑتالوں کی نذر ہو جاتا ہے لیکن جب بے حرمتی فقہ کے نام پر کی جائے تو یہ کوئی جرم نہیں آخر کیوں؟ مجھے صورت حال اب سمجھ میں آ رہی ہے. ہمارے ملک میں جو تعویزات و گنڈوں کا چکر چلا رہے ہیں وہ بھی قرآن کی آیات کو غلاظت کے ساتھ لکھنے کے لئے ان فتاویٰ کو بطور دلیل پیش کر کے ڈھال بنانے کی کوشش کریں گے. قرآن کے ساتھ یہ نہایت ہی گستاخانہ اور توہین آمیز رویہ ہے جو فقہ کے نام پر عوام الناس میں پھیلایا جا رہا ہے.

بحرالرائق کی عبارت میں کچھ عجیب بات ہے وہ ایک بھوکے و پیاسے کے لئے سخت ضرورت کے وقت مردار و شراب کے حلال ہونے کے جواز کو بہانہ بنا کر قرآن کی بے حرمتی کے لئے راہیں ہموار کرنے کی کوشش کر رہے ہیں. آخر کیا ضرورت ہے قرآن کی مقدس آیات کو پیشاب سے لکھنے کی؟ کیا آج تک اس طرح سے شفاء حاصل کرنے کے لئے سلف صالحین نے بھی کوئی عملی طریقہ اختیار کیا یا اس کے جواز میں فتویٰ دیا؟ بال کی کھال نکالنا ان علماء کی عادت ہے. کیا کوئی باشعور مسلمان یہ پسند کرے گا کہ وہ قرآن کو پیشاب سے لکھ کر اس سے شفاء حاصل کرنے کی کوشش کرے. میرے خیال میں ایسے شخص کو موت کے گھاٹ ہمارے ملک کے غیرت مند مسلمان اتار دیں گے. یہ کام تو جادوگر و کافر لوگ ہی کریں گے تا کہ شیطان کا تقرب حاصل ہو.

تمام مقلدین بھائیوں سے میں گذارش کرتا ہوں کہ وہ اپنی فقہ کو سیکھنے کے ساتھ ساتھ قرآن و حدیث کو بھی سیکھیں تا کہ فقہ کی جو بات قرآن و حدیث کے خلاف پائیں اس پر عمل کرنے کے بجائے قرآن و حدیث پر عمل کریں. لیکن یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب ہم لوگ قرآن و حدیث کو شروع سے سیکھیں. ہمارے مدارس میں سالہا سال دوسرے علوم کی کتابیں مثلاً نور الانوار، ہدایہ، کنز، قدوری، منیۃ المصلی اور دیگر کتب پڑھائی جاتی ہیں اور آخری سال دورہ حدیث کے رٹے لگوائے جاتے ہیں. یقیناً قرآن و حدیث ہی وہ دو بنیادی و اساسی مآخذ ہیں جن کو سیکھ کر ہم دین کے اندر تفقہ و فہم سیکھ سکتے ہیں بصورت دیگر مفتی صاحب کی مثال ہمارے سامنے ہیں.

وما علینا الا البلاغ

حاشية رد المحتار

لخاتمة المحققين محمد أمين الشهير بابن عابدين

على

الدر المختار : شرح تنوير الأبصار

في فقه مذهب الإمام أبي حنيفة النعمان

ويليه : تكملة ابن عابدين لنجل المؤلف

وقد وضع الشرح والمتن بأعلا الصحائف

وبأسفل الصحائف تقارير لبعض العلماء

الجزء الأول

الطبعة الثانية

١٣٨٦ هـ = ١٩٦٦ م

دار الفكر

١٣٩٩ هـ - ١٩٧٩ م

(وبول مأكول) اللحم (نجس) نجاسة مخففة ، وطهره محمد (ولا يشرب) بوله (أصلا) لا للتداوى ولا لغيره عند أبي حنيفة :

[فروع] اختلف فى التداوى بالمحرم ، وظاهر المذهب المنع كما فى رضاع البحر ، لكن نقل المصنف ثمة وهنا عن الحاوى : وقيل يرخص إذا علم فيه الشفاء ولم يعلم دواء آخر كما رخص الخمر للعطشان ، وعليه الفتوى

(قوله وطهره محمد) أى لحديث العرنيين الذين رخص لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يشربوا من أبوال الإبل لسقم أصابهم ، وعليه فلا يفسد الماء مالم يغلب عليه فيخرجه عن الطهورية ، والمتون على قولها ، ولذا قال فى الإمداد : والفتوى على قولهما (قوله لا للتداوى ولا لغيره) بيان للتعميم فى قوله أصلا (قوله عند أبى حنيفة) وأما عند أبي يوسف فإنه وإن وافقه على أنه نجس لحديث « استنزهوا من البول » إلا أنه أجاز شربه للتداوى ، لحديث العرنيين . وعند محمد يجوز مطلقا. وأجاب الإمام عن حديث العرنيين بأنه عليه الصلاة والسلام عرف شفاءهم به وحيا ولم يتيقن شفاء غيرهم ، لأن المرجع فيه الأطباء وقولهم ليس بحجة ، حتى لو تعين الحرام مدفعا للهلاك يحل كالميتة والخمر عند الضرورة ، وتمامه فى البحر :

مطلب فى التداوى بالمحرم

(قوله اختلف فى التداوى بالمحرم) ففى النهاية عن الذخيرة يجوز إن علم فيه شفاء ولم يعلم دواء آخر . وفى الخانية فى معنى قوله عليه الصلاة والسلام « إن الله لم يجعل شفاءكم فيما حرم عليكم » كما رواه البخارى أن مافيه شفاء لا بأس به ، كما يحل الخمر للعطشان فى الضرورة ، وكذا اختاره صاحب الهداية فى التجنيس فقال : لو رعف فكتب الفاتحة بالدم على جبهته وأنفه جاز للاستشفاء ، وبالبول أيضا إن علم فيه شفاء لا بأس به ، لكن لم ينقل وهذا لأن الحرمة ساقطة عند الاستشفاء كحل الخمر والميتة للعطشان والجائع اهـ من البحر . وأفاد سيدى عبد الغنى أنه لا يظهر الاختلاف فى كلامهم لاتفاقهم على الجواز للضرورة ، واشتراط صاحب النهاية العلم لاينافيه اشتراط من بعده الشفاء ولذا قال والدى فى شرح الدرر : إن قوله لا للتداوى محمول على المظنون وإلا فجوازه باليقينى اتفاق كما صرح به فى المصفى اهـ .

أقول : وهو ظاهر موافق لما مر فى الاستدلال ، لقول الإمام : لكن قد علمت أن قول الأطباء لا يحصل به العلم : والظاهر أن التجربة يحصل بها غلبة الظن دون اليقين إلا أن يريدوا بالعلم غلبة الظن وهو شائع فى كلامهم تأمل (قوله وظاهر المذهب المنع) محمول على المظنون كما علمته (قوله لكن نقل المصنف الخ) مفعول نقل قوله وقيل يرخص الخ والاستدراك على إطلاق المنع ، وإذا قيد بالمظنون فلا استدراك : ونص مافى الحاوى القدسى : إذا سال الدم من أنف إنسان ولا ينقطع حتى يخشى عليه الموت وقد علم أنه لو كتب فاتحة الكتاب أو الإخلاص بذلك الدم على جبهته ينقطع فلا يرخص له فيه ؛ وقيل يرخص كما رخص فى شرب الخمر للعطشان وأكل الميتة فى المخمصة ، وهو الفتوى اهـ (قوله ولم يعلم دواء آخر) هذا المصرح به فى عبارة النهاية كما مر وليس فى عبارة الحاوى ، إلا أنه يفاد من قوله كما رخص الخ لأن حل الخمر والميتة حيث لم يوجد مايقوم مقامها أفاده ط . قال : ونقل الحموى أن لحم الخنزير لا يجوز التداوى به وإن تعين ، والله تعالى أعلم :

مفتی محمد تقی عثمانی کی کتاب ''فقہی مقالات'' جلد۴ کے ان صفحات کا عکس جن میں سورۂ فاتحہ کو پیشاب سے لکھنا جائز قرار دیا گیا ہے، قارئین حضرات مفتی تقی عثمانی کی تحریر کے براہ راست مطالعہ سے خود نتیجہ نکالیں

۱۴۴

اکثر مشائخ حنفیہ کا فتویٰ اور ان کے دلائل

لیکن اکثر مشائخ حنفیہ نے حرام سے علاج کرنے کے جواز کا فتوی دیا ہے، بشرطیکہ ماہر معالج یہ بتائے کہ اس مریض کے لئے اس کے علاوہ کوئی اور

۱۴۵

دوا نہیں ہے، چنانچہ علامہ ابن نجیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وقد وقع الاختلاف بین مشایخنا فی التداوی بالمحرم، ففی النہایۃ عن الذخیرۃ: الا ستشفاء بالحرام یجوز اذاعلم أن فیہ شفاء ولم یعلم دواء آخر اھ وفی فتاوی قاضیخان معزیا الی نصربن سلام: معنی قول علیہ السلام: ان اللہ لم یجعل شفاء کم فیما حرم علیکم، انما قال ذلک فی الأشیاء التی لایکون فیھا شفاء فأما اذاکان فیھا شفاء فلا بأس بہ، ألا تری ان العطشان یحل لہ شرب الخمر للضرورۃ اھ وکذا اختار صاحب الھدایۃ فی التجنیس فقال: اذا سال الدم من أنف انسان یکتب فاتحۃ الکتاب بالدم علی جبھتہ وأنفہ یجوز ذلک للاستشفاء والمعالجۃ ولوکتب بالبول إن علم أن فیہ شفاء لابأس بذلک لکنہ لم ینقل، وھذا لان الحرمۃ ساقطۃ عند الا ستشفاء، ألا تری أن العطشان یجوزلہ شرب الخمر والجائع یحل لہ أکل المیتۃ اھ۔

(البحرالرائق ج ا ص۱۱۶)

۱۴۶

یعنی ہمارے مشائخ کے درمیان ''تداوی بالمحرم'' کے مسئلے میں اختلاف واقع ہوا ہے، چنانچہ ''نہایہ'' میں ''ذخیرہ'' سے یہ منقول ہے کہ حرام سے شفاء حاصل کرنا جائز ہے جب یہ معلوم ہو کہ اس کے اندر شفاء ہے اور کسی دوسری دواء کے بارے میں علم نہ ہو۔ فتاوی قاضی خان میں نصر بن سلام کی طرف یہ قول منسوب ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد:

''ان اللہ لم یجعل شفاء کم فیما حرم علیکم''

اللہ تعالیٰ نے تمہاری شفاء ان چیزوں میں نہیں رکھی جو چیزیں تم پر حرام کی گئی ہیں۔

ان اشیاء کے بارے میں ہے کہ جن میں شفاء نہیں ہے، لیکن اگر کسی چیز میں شفاء ہے تو اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں، کیا آپ کو معلوم نہیں کہ پیاسے انسان کے لئے ضرورت کے وقت شراب پینا حلال ہے۔ اسی طرح صاحب ہدایہ نے ''تجنیس'' میں اسی کو اختیار فرمایا ہے، چنانچہ فرمایا کہ اگر کسی انسان کی ناک سے خون بہہ پڑے اور وہ اس خون سے اپنی ناک اور پیشانی پر سورۃ فاتحہ لکھے تو شفاء کے حصول کے لئے بطور علاج ایسا کرنا جائز ہے، اور اگر پیشاب سے لکھے اور اس کو یہ معلوم ہو کہ اس کے اندر میرے لئے شفاء ہے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں، لیکن یہ بات منقول نہیں۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ شفاء کے حصول کے وقت حرمت ساقط ہو جاتی ہے، کیا آپ کو معلوم نہیں کہ (ضرورت کے وقت) پیاسے انسان کے لئے شراب پینا اور بھوکے انسان کے لئے مردار کا کھانا جائز ہے۔

۱۴۷

اوپر کی تفصیل کا خلاصہ یہ ہے کہ مشائخ حنفیہ نے تداوی بالمحرم کے جواز میں امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر فتوی دیا ہے جبکہ طبیب کو اس بیماری کے لئے کوئی دوسری دوا معلوم نہ ہو، البتہ یہ بات مجھے کہیں نہیں ملی کہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے جواز کے قول میں اس بات کو شرط قرار دیا ہے کہ طبیب کو اس مرض کے لئے دوسری دوا کا علم نہ ہو یا شرط قرار نہیں دیا؟ امام سرخسی اور علامہ ابن نجیم رحمۃ اللہ علیہما کی نقل کردہ عبارات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک کسی شرط کے بغیر مطلق تداوی بالمحرم جائز ہے، لیکن مشائخ حنفیہ نے ان کے قول کو صرف خاص صورت میں ہی اختیار کیا ہے، وہ یہ کہ طبیب کو جب اس مرض کے لئے کسی دوسری حلال دوا کا علم نہ

ضربِ حق کا کارنا حقیقت

تیز و تند

عبدالقدوس بلوچ

کھلے آسمان کے سورج کی روشنی کی طرح یہ چشم کشا حقیقت عوام کے سامنے آگئی ہے کہ مفتی تقی عثمانی نے اسلامی تعلیمات کے نام پر سورہ فاتحہ کے بارے میں جو گھناؤنی حرکت کی تھی اس کو کتاب کی زینت بنانے کے بجائے کتاب سے خارج کرنے کا اعلان کردیا گیا ہے۔ یہ ضرب حق کی ٹیم کی بہت بڑی جیت ہے جو کتاب عربی میں ''تکملہ فتح الملهم'' کے نام پر برسوں سے اور اردو میں ''فقہی مقالات جلد ۴'' کے نام جنوری ۲۰۰۴ء سے مارکیٹ کی زینت بنی رہی، علماء اور عوام اس اعتماد کے ساتھ اس کتاب سے استفادہ کرتے رہے کہ یہ شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی کی مستند کتاب ہے جو عمر میں اپنے بھائی مفتی اعظم پاکستان مولانا رفیع عثمانی سے کم اور علم میں اپنے والد محترم سے بھی بڑے لقب سے نوازے گئے ہیں۔ یوں تو ''جوہری دھماکہ'' نامی تصنیف سے ان لوگوں کے پیر متزلزل ہوگئے تھے مگر جب ضرب حق نے شہ سرخی کے ساتھ سورہ فاتحہ کے تقدس کا مقدمہ لڑا تو ان لوگوں کو چاروں شانے چت ہونا پڑا۔ پہلے وضاحت میں شکریہ ادا کیا گیا اور پھر اشتہار میں بہتان لگانے کی رٹ لگائی گئی لیکن ہم اس کو اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل اور کرم سمجھتے ہیں کہ عثمانی برادران نے اپنی کتابوں کے برعکس فتوے دے دیئے۔ وضاحت میں اعتراف جرم کرلیا گیا اور شکریہ بھی ادا کیا گیا۔ اگر یہ لوگ ڈٹ جاتے کہ ہم نے جو کچھ اپنی کتابوں میں مستند ذرائع سے لکھا ہے وہ بالکل درست اور صحیح ہے تو کوئی ان کا کیا بگاڑ لیتا۔ شاید ایک بہت بڑا طبقہ پھر بھی ان کو درست اور ہمارے احتجاج کو غلط قرار دیتا۔ ہمارے کردار کی وجہ سے ان میں نمودار ہونے والی واضح تبدیلی کو سمجھنا ایک عام فرد کیلئے بھی مشکل نہیں۔ البتہ جن علماء کی فطرت میں ایسا بگاڑ آچکا ہے جیسے حدیث کے مطابق یہود و نصاریٰ میں اپنے آبائی ماحول کی وجہ سے بگاڑ آچکا تھا ان کو راہ راست پر لانے میں ہمارے اقدامات بڑے ثابت ہوں گے۔ مفتی تقی عثمانی کی وکالت کرنے اور ہمدردی جتانے والوں کے منہ پر اس کی وضاحت اور اپنی کتاب کے مضمون سے فتوے کی شکل میں زبردست انحراف بہت بڑا طمانچہ ہے۔ بریلوی مکتبہ فکر نے مفتی تقی عثمانی کے معاملے کو اسلام اور ایمان کا خصوصی مقدمہ سمجھ کر عوام میں اجاگر کیا لیکن جب ان کا اپنا فتویٰ اور اعلیٰ حضرت کے فتاویٰ رضویہ کا معاملہ سامنے آیا تو وہ اسلام اور ایمان کے غم سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ عوام الناس کو فرقہ واریت کے ایمان فروش پھندوں میں پھانسی پر چڑھانے کے بجائے سیدھا سادہ مسلمان ہی رہنے دیا جائے تو بہتر ہے۔ جب بھی عوامی سطح پر اسلام کے خلاف کسی گھناؤنی حرکت کا انکشاف کیا جائے گا تو خواہ کسی نے کتنے ہی مستند طریقے سے یہ گھناؤنی حرکت کی ہو اس کی تردید کرنی پڑے گی۔ اسلام اس لئے ہرگز نہیں کہ اس کے ذریعے سے پیشہ ور بے ضمیر ایمان فروش اور فتویٰ فروش پیدا کئے جائیں۔ اسلامی تعلیمات سے عالم اسلام ہی نہیں عالم انسانیت کی تقدیر بھی بدل سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو تسخیر کائنات کا فلسفہ علم دیا ہے۔ علاج معالجے کے سلسلے میں احادیث صحیحہ کی تعلیمات سے انقلابی تبدیلی آئے گی جو نہ صرف عالم اسلام کے غلبے کی ضمانت ہوگی بلکہ عالم انسانیت کی فلاح و بہبود کا بہترین ذریعہ ہوگا جس سے امت مسلمہ اسلام کے غلبے کیلئے انقلاب کی بہترین راہ پر گامزن ہوگی۔

حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مفتی اعظم پاکستان

دارالعلوم کورنگی کراچی ۱۴

جناب عالی

مودبانہ گذارش عرض ہے شرعی طور پر ایک فتویٰ قرآن و سنت کی رو سے چاہئے ہے۔

کیا فرماتے ہیں علماء دین مفتیان شرع متین؟

① کہ بیماری کے علاج و شفاء کی غرض سے گندی، ناجائز، حرام چیزوں سے علاج کرنا و کروانا کیسا ہے؟

نیز یہ کہ جیسے ہیر، بیٹ ہر، بیٹھ بیڑ، شراب، پیشاب یا خون ہے

② سورۃ فاتحہ یا کوئی قرآنی آیت کا لکھنا کیسا ہے

اس سلسلہ میں شرعی طور پر فتویٰ درکار ہے

فدا الکریم یازدہ (؟)

72/5-4-D لانڈھی

۷ اگست ۲۰۰۴ء

الجواب حامداً ومصلیاً

① حرام اشیاء کے ذریعہ علاج کروانے میں فقہاء حنفیہ کا اختلاف ہے۔ احتیاط اس میں ہے کہ حرام اشیاء کے ذریعہ علاج نہ کروایا جائے لیکن اگر ماہر مسلمان دیانتدار طبیب یا ڈاکٹر اسی کو تجویز کرے اور کوئی دوا یا تدبیر اس کے علاوہ باقی نہ رہے تو حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے قول کی بناء پر بوقت ضرورت بقدر ضرورت گنجائش ہو سکتی ہے۔ نیز خون، پیشاب یا کسی بھی نجاست سے قرآن کریم کی آیات لکھنا خواہ علاج کیلئے ہو مطلقاً حرام ہے ـــــ جاری ہے

فی تکملة فتح الملهم ج ۲/ ۳۰۲

واما الحنفية: فقد اختلف اقوال علماءهم في المسئلة ...
(بعد اسطر) ولكن اكثر مشائخ الحنفية افتوا بجواز التداوي بالحرام اذا أخبر طبيب حاذق بأن المريض ليس له دواء آخر فقد قال ابن نجيم رحمه الله في البحر الرائق ١/ ١١٦
وقد وقع الاختلاف بين مشايخنا في التداوي بالمحرم ففي النهاية عن الذخيرة الاستشفاء بالحرام يجوز اذا علم ان فيه شفاء ولم يعلم دواء آخر وفي فتاوى قاضي خان معزيا الى نصر ابن سلام معنى قوله عليه السلام ان الله لم يجعل شفاءكم فيما حرم عليكم انما قال ذلك في الاشياء التي لا يكون فيها شفاء، فاما اذا كان فيها شفاء فلا بأس به الا ترى ان العطشان يحل له شرب الخمر للضرورة، وحاصل ما ذكره أن مشايخ الحنفية افتوا بقول ابي يوسف رحمه الله ذلك في مذهب اولا، والظاهر مما نقله السرخسي وابن نجيم انه يرى جواز التداوي مطلقا، ولكن المشايخ انما اختاروا قوله في صورة خاصة، وهي اذا لم يعلم الطبيب دواء سوى ذلك

② قرآن کریم کی کسی بھی سورت یا آیت کو کسی بھی ناپاک اور حرام چیز سے لکھنا جائز نہیں۔ واللہ أعلم وعلمه أتم وأحكم

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح

دارالافتاء

مفتی تقی عثمانی کے مضمون کا خلاصہ اور اس کے نتائج

مفتی تقی عثمانی نے حرام اشیاء سے علاج کے جواز پر ''اکثر مشائخ حنفیہ کا فتویٰ اور ان کے دلائل'' کے عنوان سے جو کچھ لکھا ہے اس کا عکس مندرجہ بالا موجود ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ''مشائخ حنفیہ کے نزدیک حرام سے شفاء حاصل کرنا جائز ہے جبکہ یہ معلوم ہو کہ اس کے اندر شفاء ہے اور کسی دوسری دوا کے بارے میں علم نہ ہو'' (نہایہ میں ذخیرہ سے منقول) چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد: ''اللہ تعالیٰ نے تمہاری شفاء ان چیزوں میں نہیں رکھی جو چیزیں تم پر حرام ہیں'' ان اشیاء کے بارے میں ہے جن میں شفاء نہیں ہے (فتاویٰ قاضی خان) اسی طرح صاحب ہدایہ نے ''تجنیس'' میں اسی کو اختیار فرمایا ہے چنانچہ فرمایا کہ کسی انسان کی ناک سے خون بہہ پڑے اور وہ اس خون سے اپنی ناک اور پیشانی پر سورۂ فاتحہ لکھے تو شفاء کے حصول کیلئے بطور علاج ایسا کرنا جائز ہے اور اگر پیشاب سے لکھے اور اس کو یہ معلوم ہو کہ اس کے اندر میرے لئے شفاء ہے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں لیکن یہ بات منقول نہیں وجہ اس کی یہ ہے کہ شفاء کے حصول کے وقت حرمت ساقط ہو جاتی ہے۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ ضرورت کے وقت پیاسے انسان کیلئے شراب پینا اور بھوکے انسان کیلئے مردار کھانا جائز ہے۔ (البحر الرائق) مفتی تقی عثمانی نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ''مشائخ حنفیہ نے امام ابو یوسفؒ کے قول پر فتویٰ دیا ہے کہ حرام سے علاج جائز ہے جبکہ طبیب کو اس بیماری کیلئے کوئی دوسری دوا معلوم نہ ہو۔ البتہ یہ بات مجھے کہیں نہیں ملی کہ امام ابو یوسفؒ نے کوئی دوسری دوا معلوم نہ ہونے کی شرط لگائی ہو۔ امام سرخسیؒ اور علامہ ابن نجیمؒ کی عبارات سے بھی ظاہر ہے کہ ان کے نزدیک کسی شرط کے بغیر مطلقاً حرام سے علاج جائز ہے''۔ مفتی تقی عثمانی کی نقل کردہ علامہ سرخسیؒ کی عبارت یہ ہے ''امام ابو حنیفہؒ کے قول کے مطابق علاج وغیرہ کیلئے ان جانوروں کا بھی پیشاب پینا جائز نہیں جن کا گوشت کھایا جاتا ہے کیونکہ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو چیزیں تم پر حرام ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے اندر تمہارے لئے شفاء نہیں رکھی۔ امام محمدؒ کے نزدیک علاج وغیرہ کیلئے ایسے جانوروں کا پیشاب پینا جائز ہے کیونکہ وہ پاک ہے اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک حدیث عرنیین پر عمل کرتے ہوئے صرف علاج کے طور پر ایسے جانوروں کا پیشاب پینا جائز ہے دوسرے مقاصد کیلئے نہیں'' (المبسوط للسرخسی باب الوضوء والغسل ج۱ص۵۴)۔ حالانکہ مفتی تقی عثمانی کی یہ بات سراسر غلط اور بہتان ہے کہ امام سرخسیؒ اور علامہ ابن نجیمؒ کی عبارات سے پتہ چلتا ہے کہ بغیر کسی شرط کے حرام سے علاج جائز ہے۔ یہ مفتی تقی عثمانی کا ذاتی رجحان ہے جس کا تعلق اس کے ذاتی اعمال اور فتاویٰ سے ہے جو اقوال اس نے چن چن کر اپنی کتاب میں درج کیے ہیں ان سے بھی مفتی تقی کے ذوق علم وعمل کا بخوبی پتہ چلتا ہے۔ یہ کتنی گھناؤنی حرکت ہے کہ بیک قلم حرام سے علاج کو بلاشرط جائز قرار دیا جائے، پھر اس حدیث کی لغو اور لایعنی تشریح کی جائے جس میں فرمایا کہ: اللہ نے تمہاری شفاء ان چیزوں میں نہیں رکھی جو تم پر حرام کی گئی ہیں اگر یہ حدیث صرف ان چیزوں کے بارے میں ہو جن میں شفاء نہ ہو تو نعوذ باللہ اس حدیث کو لغو اور لایعنی قرار دیا جائے گا اس لئے کہ علاج کے سلسلے میں حرام کا وجود ہی نہیں رہے گا۔ اور پھر مفتی تقی عثمانی نے حرام سے علاج کیلئے صاحب ہدایہ کی کتاب ''تجنیس'' کے حوالہ سے اپنا مرکزی خیال ظاہر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ''خون اور پیشاب سے بھی علاج کیلئے سورۂ فاتحہ کا لکھنا جائز ہے'' اور پھر اس پر تبصرہ کرتے ہوئے یہ بھی باور کرایا ہے کہ دوسرے طریقہ علاج کے معلوم ہوتے ہوئے بھی اس پر زور آزمائی کرنا کسی شرط کے بغیر مطلقاً جائز ہے۔ نام نہاد شیخ الاسلام کو حرام سے علاج کیلئے صرف ایک ہی مثال ملی اور کوئی مثال ہی نہیں تھی جس میں سورۂ فاتحہ کی حرمت کو بڑے مستند طریقہ سے پامال کیا گیا۔

ہم دنیا بھر کے علماء ومفتیان، اہل فکر ودانش اور پڑھے لکھے مسلمانوں سے گزارش کرتے ہیں کہ اگر ہم نے مفتی تقی عثمانی کی تحریر کا کوئی غلط خلاصہ اور نتیجہ نکالا ہو تو ہمیں وہ عبرتناک سزا دی جائے جو رہتی دنیا تک ایک یادگار رہے اور اگر ہماری بات سو فیصد درست ہو تو کم از کم قومی، صوبائی نشریاتی اداروں، پی ٹی وی، نجی ٹی وی چینلز اور اخبارات میں یہ خبر نشر کی جائے کہ ''مفتی تقی عثمانی شیخ الاسلام نہیں''

اس سلسلے میں ہمارا مفتی تقی عثمانی سے مکالمہ کروایا جائے، بے شک اتحاد تنظیمات المدارس کا خصوصی اجلاس منعقد کر کے اس پر بحث کی جائے اور متحدہ مجلس عمل کے قائدین ثالث بن جائیں۔ نہیں تو ہم اعلیٰ سطح پر اس معاملہ کو اٹھانے کیلئے عدالت میں جانے کا حق محفوظ رکھتے ہیں۔ سندھ اسمبلی میں انشاء اللہ عنقریب مفتی تقی عثمانی کی کتاب کی مندرجات پر بحث ہوگی ہم توقع رکھتے ہیں کہ باقی تین صوبائی اسمبلیوں، قومی اسمبلی اور سینیٹ میں بھی اس پر بحث ہوگی۔

مفتی تقی عثمانی اور اس کے برادران نے شروع میں باقاعدہ سورۂ فاتحہ کیخلاف مہم جوئی جاری رکھی اور جامعہ بنوری ٹاؤن کے علماء سے بھی ناراضگی کا اظہار کیا کہ سورۂ فاتحہ کو پیشاب سے لکھنے کیخلاف فتویٰ کیوں دیا اور خود بھی بڑے اصرار کے باوجود کوئی فتویٰ دینے سے گریزاں رہے۔ لوگوں سے کہتے رہے کہ تم کیوں فتویٰ لیتے ہو؟ اور تعجب کی بات یہ ہے کہ اس دوران پھر بھی یہ متنازع کتاب ''فقہی مقالات جلد۴'' دار العلوم کراچی سے فروخت ہوتی رہی اور تا حال اس کی اصل ''تکملہ فتح الملہم'' نہ صرف فروخت ہو رہی ہے بلکہ اس کے حوالہ سے فتوے بھی دیئے جا رہے ہیں۔ بڑے اصرار کے بعد دار العلوم کراچی سے جو فتویٰ جاری کیا گیا اس کے مندرجات اور کتاب کے مندرجات میں زمین وآسمان کا فرق ہے پھر بھی اسی کتاب کا حوالہ دیا گیا ہے۔ ہماری اہل علم ودانش سے گزارش ہے کہ طبقاتی جنگ اور کشمکش سے بالاتر ہو کر حقیقت کا جائزہ لیں اور دین کے نام پر پیشہ ورانہ غلطیوں کا تدارک کریں۔ (ادارہ ضرب حق)

اسلامی تعلیمات کی اس کی اصل روح کے مطابق وضاحت اور اسکے فوائد

جو مسئلہ اسلام کی عظمت اور مسلمانوں کی سربلندی کے لئے بہت بڑی بنیاد بن سکتا ہے اس کو موجودہ باشعور دور میں اس طرح سے پیش کرنا جس سے اسلام کی فرسودگی اور مسلمانوں کی تذلیل ہو انتہائی افسوسناک بات ہے۔ نبی کریم ﷺ کے ارشادات نہ صرف مسلمانوں بلکہ پوری انسانیت کی فلاح و بہبود کے لئے اہم ذریعہ ہیں۔ آج میڈیکل دواؤں کے حساب سے یہ ترقی وعروج کا دور ہے مگر اس کے باوجود ادویات میں فوائد کے ساتھ ساتھ بے شمار نقصانات سے بھی کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ اگر نبی کریم ﷺ کے ان ارشادات کو بنیاد بنا کر مسلم برادری حلال چیزوں سے ادویات تیار کرنے کا اہتمام کرتی تو دنیا میں اسلام کی عظمت اور اپنی بالادستی کا سکہ بٹھایا جاتا۔ جیسے قرآن میں اللہ تعالیٰ نے شراب کے بارے میں فرمایا کہ اس میں لوگوں کے لئے فوائد بھی ہیں اور نقصانات بھی لیکن فوائد کے مقابلے میں نقصانات زیادہ ہیں۔ یہی حال دوسری حرام چیزوں کا ہوگا۔ البتہ جس طرح سے مردار اور سور وغیرہ کو قرآن نے حرام قرار دیا ہے اور اضطراری حالت میں بقدر ضرورت اس کی اجازت دی ہے اس طرح سے احادیث میں حرام چیزوں سے علاج کی ممانعت اور اضطراری حالت میں اس کی اجازت ہے۔ اگر امت مسلمہ احادیث صحیحہ پر عمل پیرا ہو تو اضطراری حالت میں حدیث صحیحہ کی بنیاد پر حرام دواؤں سے علاج کی رہنمائی موجود ہے۔ بخاری کی حدیث میں ایک قوم کی خصوصی بیماری کے لئے اونٹنی کا دودھ اور پیشاب پینا تجویز کیا گیا تھا۔ جس کی وجہ سے بوقت ضرورت حرام دواؤں کا استعمال کوئی بھی مریض بلا چوں و چراں کرسکتا ہے۔ دوسری طرف مختلف احادیث میں خبر دی گئی ہے کہ حرام اشیاء میں شفا نہیں، حرام دواؤں سے علاج مت کرو اور اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کے لئے دوا بھی دنیا میں رکھی ہے۔ حلال چیزوں میں علاج تلاش کرو۔ کلونجی کے بارے میں فرمایا کہ اس میں موت کے سوا ہر بیماری کا علاج ہے۔ کاش آج مسلمان ان احادیث کی بنیاد پر اعلیٰ درجے کی ریسرچ لیبارٹریاں قائم کرکے حلال اشیاء سے ایسی ادویات تیار کرتے جو عالم اسلام کی بالادستی اور عالم انسانیت کی فلاح و بہبود کا ذریعہ ہوتیں۔ ان احادیث کی تعلیمات اسلام کی عظمت کا نشان تھے مگر افسوس ان احادیث کی بنیاد پر امت کو ائمہ اربعہ اور احناف کے نامور علماء کے حوالے سے مختلف مذاہب میں تقسیم کرنے کا پروپیگنڈہ اسلام اور مسلمانوں کی خدمت نہیں بلکہ عالمی استعمار کی سازش ہوسکتی ہے۔ نام نہاد شیخ الاسلام دانستہ طور پر اور امت مسلمہ کے عوام غیر دانستہ طور پر اس گھناؤنی سازش کا شکار نظر آتے ہیں۔ حالانکہ سب جانتے ہیں کہ حرام سے علاج کے جواز وعدم جواز کے کسی مذہب پر عمل نہیں ہو رہا ہے۔ حنفی ہو یا اہل حدیث مسلمان کو صرف اتنا معلوم ہے کہ کم درد والا انجکشن بازو پر اور زیادہ درد والا انجکشن چوتڑ پر لگانا ہے۔ انجکشن، ٹیبلٹ، کیپسول اور سیرپ میں حلال ہے یا حرام کسی کو پتہ ہے اور نہ پرواہ۔ اگر امت کے سامنے اسلام کی یہ تعلیمات رکھی جائیں گی کہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک حرام سے علاج جائز نہیں، امام محمدؒ کے نزدیک حلال جانوروں کا پیشاب حلال اور اس کا پینا علاج و دیگر مقاصد کے لئے جائز ہے اور امام ابویوسفؒ کے نزدیک صرف علاج کے لئے جائز ہے دیگر مقاصد کے لئے نہیں اور صاحب ہدایہ کے نزدیک سورہ فاتحہ کو علاج کے لئے پیشاب سے لکھنا جائز ہے تو امت مسلمہ کے عوام مذہب کی اس تعلیم کو دنیا کے سامنے فخریہ پیش کرنے کے بجائے اپنے چوتڑوں کے نیچے دبانے میں عافیت سمجھے گی۔ یہودی استعمار کے عالمی ادارہ اسٹیٹ بینک نے اسلامی بینکاری کے نام سے دو مقاصد کے لئے بینکنگ کا آغاز کیا ہے ایک اس لئے کہ اسلام کی وجہ سے جن لوگوں کا سرمایہ اسٹیٹ بینک سے محفوظ ہے وہ بھی اس کے ہاتھ لگے۔ دوسرا یہ کہ مسلمان اسلام کے حوالے سے اپنی معاشی ضرورت کا احساس کرتے ہوئے اپنے مستقل نظام اسلامی خلافت کی طرف رجوع سے باز رہیں۔ جب نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور جہاد کی طرح اسلامی معیشت ان کو میسر ہوگی تو وہ اپنا مستقل نظام تشکیل دینے کے بجائے بڑے سکون واطمینان کے ساتھ یہودی عالمی نظام نیو ورلڈ آرڈر کا حصہ بن جائیں گے۔ یہ درحقیقت نشے کا ایک انجکشن ہے۔

ہم نے صرف اور صرف اسلامی نظام عمل، مسلمانوں کی سرخروئی اور اپنی آخرت سنوارنے کے لئے نیک نیتی سے حقائق کو اجاگر کیا ہے۔ اگر ہم نے مفتی تقی عثمانی سے انتقام لینا ہوتا تو اپنے اخبار میں بریلوی مکتبہ فکر کے لوگوں کی کبھی حوصلہ شکنی نہ کرتے جنہوں نے بڑے پیمانے پر ضرب حق کے حوالے سے مفتی تقی عثمانی کی مٹی پلید کردی۔ تاہم یہ ضروری ہے کہ اسلامی تعلیمات کو اس کی روح کے مطابق پیش کرنے کے لئے نام نہاد شیخ الاسلاموں اور مفتی اعظموں کی اجارہ داری ختم کی جائے۔ اسلام کو کسی شیخ وبخ کی نہیں خادموں کی ضرورت ہے۔ اسٹیٹ بینک نے پورے عالم اسلام میں اپنا جال بچھانے کے لئے اسلامی بینکاری کے نام پر بینکنگ کا آغاز کردیا ہے۔ پاکستان میں اس کی پالیسیوں کو عملی جامہ پہنا کر چاکری کرنے والا کیونکر شیخ الاسلام ہوسکتا ہے۔ اگر واقعتاً اسلام کی تعلیمات ایسی فرسودہ ہوں جو مفتی تقی عثمانی نے ''اکثر مشائخ حنفیہ کا فتویٰ اور ان کے دلائل'' کے عنوان سے پیش کئے ہیں تو واقعی شیخ الاسلام کے لئے اغیار کی چاکری بھی کسی اعزاز سے کم نہیں۔ اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کے حال پر رحم فرمائے۔

ہمارے اقدامات کے کئی فوائد ہیں۔ (1) اسلامی تعلیمات کو اس کی روح کے مطابق پیش کرنے سے اسلام کی عظمت ثابت ہوگی۔ (2) فرسودہ تعلیمات کو اسلام کے نام پر ترویج دینے کی حوصلہ شکنی ہوگی۔ (3) اسلامی تعلیمات کے لائحہ عمل پر عمل پیرا ہوکر اسلام کے غلبے کا خواب پورا ہوسکے گا۔ (4) نام نہاد شیخ الاسلاموں کے اعتماد پر بیٹھنے کے بجائے باصلاحیت اہل علم کو میدان عمل میں اتارا جاسکے گا۔ (5) سورہ فاتحہ کے بارے میں گستاخانہ عبارت کی فتاویٰ رضویہ میں اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلویؒ کی طرف سے تاویل اور علامہ غلام رسول سعیدی کی طرف سے مذمت کے باوجود ان فقہا کو لائق احترام قرار دینے کے بعد فرقہ وارانہ عناصر کو لگام مل جائے گا۔ (6) اہل حدیث حضرات مثبت سوچ اجاگر کرنے کے بجائے منفی رجحانات پھیلانے کے لئے فقہ کی کتابوں سے عبارات چن چن کر اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔ جب حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ حرام میں شفا نہیں اور دوسری حدیث میں علاج کے لئے اونٹ کا پیشاب تجویز کیا گیا ہے تو اس کا منطقی نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ اونٹ کا پیشاب حرام نہیں ہوگا۔ بصورت دیگر احادیث میں تضاد کی وجہ سے احادیث کو ناقابل اعتبار قرار دینا پڑے گا۔ جیسا کہ غلام احمد پرویز اور اس جیسے دوسرے لوگ کررہے ہیں۔ اہل حدیث زیادہ سے زیادہ کارنامہ دکھائیں گے تو بخاری کی حدیث کی بنیاد پر صرف اونٹ کے پیشاب کو جائز قرار دیں گے لیکن اگر وہ فقہ کی کتابوں کا مذاق اڑاتے ہوئے لکھیں گے کہ حلال جانوروں کے پیشاب سے تیار کردہ کھانے حاضر ہیں اور اس کے مقابلے میں مقلدین یہ کہنا شروع کردیں کہ اونٹ کے پیشاب سے تیار کردہ نہاری کھانے کے لئے حاضر ہے اہل حدیث حضرات تشریف لائیں تو یہ اسلامی تعلیمات کے ساتھ استہزاء ہوگا۔

مفتی تقی عثمانی کی وضاحت اور اس کا بہترین جائزہ

مفتی محمد تقی عثمانی نے اپنی وضاحت میں سیدھی سادی بات کرنے کے بجائے گول مول باتیں کی ہیں، بے شک مفتی تقی عثمانی نے اپنی کتاب میں جو عبارت جس عنوان کے تحت نقل کی ہے اس کی پوری پوری ذمہ داری مفتی تقی عثمانی کے سر ہے جب بحث ہی حرام سے علاج کے جواز کی ہو رہی ہو تو ایک عام شخص بھی سمجھتا ہے کہ سورۂ فاتحہ کو پیشاب سے لکھنا حرام ہے لیکن مفتی تقی عثمانی نے علاج کیلئے اس کو جائز قرار دیا ہے اور اس کیلئے ''اکثر مشائخ حنفیہ کا فتویٰ اور ان کے دلائل'' کے عنوان سے جو دعویٰ کیا ہے اس کے ثبوت کیلئے صاحب ہدایہ کی کتاب ''تجنیس'' کی عبارت نقل کی ہے۔ اگر اس عبارت کو اس عنوان کے ذیل سے نکالا جائے تو اس کا دعویٰ بھی تشنہ رہ جائے گا۔ یہ کتنی شرمناک حرکت ہے کہ یہ کہا جائے کہ ''بندے نے حرام چیزوں سے علاج کے موضوع پر آئمہ اربعہ کی کتابوں سے ان کے مذاہب اور اقوال ان ہی کے الفاظ میں نقل کئے ہیں حنابلہ کا مسلک ابن قدامہ حنبلیؒ کے الفاظ میں، شافعیہ کا مذہب علامہ نوویؒ کے الفاظ میں اور مالکیہ کا مذہب علامہ قرطبیؒ کے الفاظ میں نقل کرنے کے بعد پہلے حنفیہ کا اصل مسلک علامہ سرخسیؒ اور علامہ ابن نجیمؒ کے الفاظ میں نقل کیا ہے پھر متاخرین حنفیہ کا مؤقف واضح کرنے کیلئے علامہ ابن نجیمؒ کی البحر الرائق سے یہ عبارت نقل کی ہے (عربی عبارت) واضح رہے کہ اس عبارت میں علاج کیلئے جس طرح سورۂ فاتحہ لکھنے کا عمل بیان کیا گیا ہے وہ نہ بندے کی عبارت ہے، نہ بندے کا فتویٰ ہے، نہ بندے کی رائے ہے اور نہ بندہ اس کو جائز سمجھتا ہے''۔ اگر ہم مفتی تقی عثمانی کا یہ مؤقف تسلیم کرلیں کہ آئمہ اربعہ میں سے بقول اس کے یہ احناف کا علامہ ابن نجیمؒ کی البحر الرائق کے حوالے سے ''اصل مسلک''. اور متاخرین حنفیہ کا ''مؤقف'' ہے۔ مفتی تقی عثمانی کا فتویٰ اور رائے نہیں تو پھر یہ بھی واضح ہونا چاہئے کہ مفتی تقی عثمانی کس کاشت کی پیداوار ہیں؟ اگر ''متاخرین حنفیہ'' مفتی تقی عثمانی کے بزرگ نہیں تو ظاہر ہے کہ دیگر تین آئمہ شافعی، حنبلی اور مالکی کے بزرگ بھی اس کے بزرگ نہیں، شیعہ اور اہلحدیث بھی اس کے بزرگ نہیں ہوسکتے تو یہ بتایا جائے کہ آخر مفتی تقی عثمانی کا مذہبی شجرۂ نسب کون سے بزرگوں سے ملتا ہے؟ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ مفتی تقی عثمانی نے زکوٰۃ، سود اور دیگر معاملات پر جو فتوے کشید کئے ہیں وہ اس کی ایسی ذاتیات ہیں جس پر متاخرین حنفیہ تو درکنار اپنے دور کے دیوبندی مکتبہ فکر والے بھی اس سے اتفاق نہیں رکھتے۔ جب متاخرین حنفیہ کا مؤقف، اکثر مشائخ حنفیہ کا فتویٰ اور ان کے دلائل اور امام سرخسیؒ و علامہ ابن نجیمؒ کی کتابوں کو خود تسلیم نہ کیا جائے تو دوسروں کیلئے ان کا ایسا مؤقف نقل کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے جس پر پوری امت مسلمہ ہی تیخ پا ہوجائے۔ جامعہ بنوری ٹاؤن نے فتویٰ جاری کیا تو اس میں سخت سرزنش کے باوجود جو عبارات نقل کی گئیں اس میں کوئی جان نہیں تھی فتاویٰ عالمگیریہ کی عبارت میں ''یکرہ'' کا لفظ تھا اور مولانا اشرف علی تھانویؒ کی عبارت میں ''بری بات ہے اور ایسا تعویذ باندھنے سے نماز بھی نہ ہوگی'' کے الفاظ تھے جس کا مطلب بنوری ٹاؤن کے مفتیان نے یہ نکالا تھا کہ ''ایسے لوگوں کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں'' حالانکہ مولانا تھانوی کے الفاظ مذہب سے تعلق ثابت کررہے تھے۔ یہ علماء و مفتیان پیشہ ورانہ طور پر یہ ذمہ داری سمجھتے ہیں کہ ہر ہر بات کیلئے کوئی نہ کوئی حوالہ فقہ کی کتاب سے نقل کردیتے ہیں اور یہ ان کی نااہلی ہے کہ ایسی عبارات نقل کرتے ہیں جس سے ان کی باتوں کی توثیق بھی نہیں ہوتی ہے۔ چنانچہ حال ہی میں مفتی تقی عثمانی نے جہاں پر یہ دعویٰ کیا کہ ''میری کتاب میں مذکورہ عبارت ہمارا اور ہمارے بزرگوں کا فتویٰ نہیں'' وہاں عوامی دباؤ کے تحت جو فتویٰ دیا اس میں سورۂ فاتحہ کو پیشاب سے لکھنا خواہ علاج کیلئے ہو مطلقاً حرام قرار دینے کے باوجود اپنا اور اپنے بزرگوں کا کوئی حوالہ نہیں دیا بلکہ مضحکہ خیز حرکت کرتے ہوئے اسی کتاب کا وہی حوالہ دیا جس میں سورۂ فاتحہ کو پیشاب سے لکھنا جائز قرار دیا گیا تھا البتہ صرف وہ عبارت اس میں درج نہیں کی۔ حالانکہ اس میں کوئی ایسا حوالہ ہونا چاہئے تھا جس میں اس کے اور اس کے بزرگوں کے فتویٰ میں سورۂ فاتحہ یا قرآن کی آیات کو پیشاب سے لکھنا ناجائز قرار دیا جاتا۔

مفتی تقی و عثمانی برادران نے وقف مدرسہ دارالعلوم کراچی میں اپنے لئے ذاتی مکانات خریدنے کا پروگرام بنایا تو شریعت کا فتویٰ یہ تھا کہ ''الوقف لایباع'' وقف مال فروخت نہیں ہوتا۔ لیکن مفتی تقی عثمانی نے احناف سمیت آئمہ اربعہ کے فتویٰ سے روگردانی کرتے ہوئے اپنے اور اپنے بزرگوں (یعنی والد محترم مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحب) کے فتویٰ کے مطابق وقف مال کو قابل فروخت بنادیا، اس کے بعد شریعت کا متفقہ فیصلہ سامنے آیا کہ ایسا نہیں ہوسکتا کہ خریدنے اور فروخت کرنے والا ایک ہی شخص ہو۔ گورنمنٹ میں بھی نیلام کا قانونی سسٹم موجود ہے لیکن مفتی تقی عثمانی نے اپنے اور اپنے بزرگوں کے فتویٰ کے مطابق دارالعلوم کراچی کی وقف زمین اپنے مکان اور قبرستان کیلئے اپنے اوپر خود فروخت بھی کی اور خریدی بھی۔ ان کے استاد مفتی رشید احمد لدھیانوی آڑے آئے تو اس کی خوب پٹائی لگادی گئی، مفتی محمودؒ نے زکوٰۃ کے مسئلہ پر اپنا مؤقف پیش کیا تو مفتی تقی عثمانی نے اس کو رد کرکے اپنے (نام نہاد شیخ الاسلام) اور اپنے بزرگ (نام نہاد مفتی اعظم پاکستان مولانا رفیع عثمانی) کا فتویٰ امت پر مسلط کیا۔ ایک بھائی نے پان دوسرے نے خصوصی گولی کھلا کر مفتی محمودؒ کا خاتمہ بالخیر کردیا۔ دارالعلوم کبیر والا پنجاب میں اہتمام کے عہدے پر وراثت کی بات آئی تو دوسرے اکابر نے موروثیت کیخلاف اور مفتی تقی عثمانی نے موروثیت کے مطابق فیصلہ دیا اور سب سے بڑی بھیانک اور آخری بات اسلام کے نام پر سودی بینکاری کی ترویج جس میں المیزان بینک تعارف کا محتاج نہیں۔ یاد رکھئے لایعنی وضاحتیں مسئلہ کا کوئی حل نہیں، علمائے کرام و دانشوران ملت کی ایک ٹیم تشکیل دی جائے جو سارے معاملات پر بخوبی غور وخوض کرے اور اس کے نتائج سے عوام کو آگاہ کیا جائے۔

مولانا احمد رضا خاں بریلویؒ کے فتاویٰ رضویہ کا عکس

مر ابعًا فتاوٰی قاضی خاں کی عبارت یہ ہے:

الذی رعف فلا یرقادمه فاراد ان یکتب بدمه علی جبهته شیئا من القرآن، قال ابوبکر الاسکاف رحمه الله تعالٰی یجوز، قیل لوکتب بالبول، قال لوکان فیه شفاء لاباس به، قیل لوکتب علی جلد میتة، قال ان کان فیه شفاء جاز، وعن ابی نصربن سلام

جس شخص کی نکسیر آئے کہ خون بند نہ ہو پھر اس نے اپنے خون سے قرآن مجید کا کوئی حصہ اپنی پیشانی پر لکھنے کا ارادہ کیا ہو (تو شرعًا کیا حکم ہے) ابوبکر اسکاف رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا کہ جائز ہے۔ پھر اُن سے پوچھا گیا اگر پیشاب سے لکھے (تو پھر کیا حکم ہے) فرمایا اگر اس میں شفاء معلوم ہو تو کچھ حرج نہیں۔ پھر کہا گیا کہ اگر مردار کی کھال پر لکھے، تو فرمایا اگر اس میں بھی شفاء معلوم ہو تو جائز ہے۔ ابوالنصر بن سلام

۲۴۲

رحمه الله تعالٰی معنی قوله علیه الصلٰوة والسلام ان الله لم یجعل شفاءکم فیما حرم علیکم انما قال ذٰلك فی الاشیاء التی لایکون فیه شفاء فاما اذا کان فیها شفاء فلاباس به، قال الاتری ان العطشان یحل له شرب الخمر حال الاضطرار[1]

رحمہ اللہ تعالٰی نے فرمایا حضور علیہ الصلٰوۃ والسلام کا ارشاد کہ "بے شک اللہ تعالٰی نے جو کچھ تم پر حرام فرمایا اس میں تمہارے لئے شفا نہیں رکھی" کا مفہوم یہ ہے کہ یہ ان چیزوں سے متعلق ہے جن میں فی الواقع شفاء نہیں لیکن جن میں شفا موجود ہے تو ان کے استعمال میں کیا حرج ہے کیا تم دیکھتے نہیں کہ پیاسے آدمی کیلئے اضطراری حالت میں شراب کا پینا بھی حلال ہے۔ (ت)

اس عبارت سے واضح کہ فقیہ ممدوح سے اس حالت کا سوال ہوا تھا کہ کسی کے دماغ سے ناک کی راہ خون جاری ہے اور کسی طرح نہیں تھمتا اُس حالت میں اُس کی جان بچانے کو اگر خون یا بول سے لکھیں تو اجازت ہے یا نہیں؛ فقیہ موصوف نے فرمایا کہ اگر اس سے شفا ہوجانا معلوم ہو تو مضائقہ نہیں، اور اس کی نظیر یہ بتائی گئی کہ پیاس سے جان جاتی ہو اور سوا شراب کے کوئی چیز موجود نہیں یا بھوک سے دم نکلتا ہو اور سوا مُردار کے کچھ پاس نہیں تو اُس وقت بقدر جان بچانے کے شراب و مردار کے استعمال کی شرع مطہر نے رخصت دی ہے تو فقیہ موصوف کا یہ حکم حقیقۃً تین شرطوں سے مشروط تھا:

۲۴۳

اہلِ انصاف غور کریں کہ جو حکم ان تین شرطوں کے ساتھ مشروط ہو جن کے بعد اُس میں اصلًا استبعاد نہیں کہ الضرورات تبیح المحظورات (ضرورتیں ممنوعات کو مباح کردیتی ہیں۔ ت) شرع و عقل و عرف سب کا مجمع علیہ قاعدہ ہے اُن تمام شرائط کو اُڑا کر مطلقًا یوں کہہ دینا کہ ان کتابوں میں لکھا ہے کہ قرآن شریف کی آیت کا پیشاب سے لکھنا جائز ہے کون سی ایمان و امانت و دین و دیانت کا مقتضا ہے یہ تو ایسا ہُوا کہ کوئی کافر نصرانی یہودی بک دے کہ قرآن مجید میں سُوّر کھانا حلال لکھا ہے

۲۴۴

اور ثبوت میں یہ آیت پیش کرے کہ:

فمن اضطر غیر باغ ولاعاد فلا اثم علیه[1]

پھر جو کوئی بیقرار ہوگیا بشرطیکہ بغاوت اور زیادتی کرنے والا نہ ہو تو اس پر (مردار کھالینے کا) کوئی گناہ نہیں (ت)

ایک طرف شرائط کے ساتھ علاج کیلئے پیشاب سے سورۂ فاتحہ لکھنے کے جواز کا ثبوت اور دوسری طرف شرائط کے وجود سے جواز کے بجائے ممانعت ثابت کرنا تاویل باطل ہی نہیں بلکہ بہت بڑا تضاد اور قابل مذمت بھی ہے جس کو علم کی دُنیا میں نری جہالت سے تعبیر کیا جاتا ہے جو گستاخانہ عبارات پر گرفت میں شہرت یافتہ اسپیشلسٹ اعلیٰ حضرت امام رضا کی طرف سے اپنی نا اہلی کی بہت بڑی سند اور موزوں ترین ثبوت بھی ہے۔

فتاویٰ رضویہ
مع تخریج و ترجمہ عربی عبارات
امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ
۲۴
رضا فاؤنڈیشن
جامعہ نظامیہ رضویہ،
اندرون لوہاری دروازہ لاہور ۸
پاکستان